ماہنامہ نشانِ منزل، کوٹ سبزانی — جلد ۱۴، شمارہ ۷، صفحہ 228
ISSN: 0991-3532186 · فون: 5593356 · 830028
ای میل: 6500002170001 · ویب: www.nishan-manzil.pk

کے ساتھ ساتھ ہر ماہ کی 5 اور 20 تاریخ کو ایک مختصر مگر جامع مضمون بھی شائع کرتے ہیں۔ اس مضمون میں وہ کسی ایک مسئلے کی نشان دہی کرتے ہیں اور اس کے ممکنہ حل تجویز کرتے ہیں۔ ان مضامین کا مقصد نہ تو کسی کو شرمندہ کرنا ہے اور نہ ہی کسی پر الزام لگانا، بلکہ صرف یہ ہے کہ ایک ذمہ دار شہری کی حیثیت سے ہم اپنے شہر کے بارے میں سوچنا اور بولنا شروع کریں۔

ان مضامین کے نیچے ہر بار ایک ہی جملہ لکھا ہوتا ہے: ’’یہ مضمون ماہنامہ نشانِ منزل کی ادارتی پالیسی کا ترجمان نہیں۔‘‘ اس جملے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ پہلے ہی مہینے میں کئی قارئین نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہر مضمون ادارے کی رائے ہے، حالانکہ ہم صرف ایک کھلا فورم مہیا کرتے ہیں۔ ہم نہ تو ہر بات سے اتفاق کرتے ہیں اور نہ ہی ہر لکھنے والے کی ذاتی زندگی کے ذمہ دار ہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ بات کہی جائے، سنی جائے اور پھر بہتر انداز میں سوچی جائے۔

اب تک اس سلسلے میں 14 مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے 9 مضامین ایسے تھے جن کے بعد متعلقہ محکموں نے یا تو اپنی پوزیشن واضح کی یا اپنے رویے میں تبدیلی کا اعلان کیا۔ مثلاً ایک مضمون میں ریلوے پھاٹک نمبر 3 پر ٹریفک کے طویل انتظار کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے نے خود اس مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے ایک خط لکھا اور بتایا کہ پھاٹک کے نیچے انڈر پاس کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک اور مضمون میں ہسپتال کے باہر ایمبولینس کے راستے میں رکاوٹ کا ذکر تھا، جس کے بعد ٹریفک پولیس نے وہاں ایک اہلکار تعینات کر دیا۔

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کچھ مضامین پر عوام کا ردِعمل بہت شدید ہوتا ہے۔ ایک مضمون میں ایک مقامی ہوٹل کے کچن کی صفائی پر سوال اٹھائے گئے تھے۔ اس پر ہوٹل انتظامیہ نے ہمارے دفتر کو قانونی نوٹس بھیجا، لیکن جب ہم نے اپنے ادارتی بورڈ کے سامنے معاملہ رکھا تو طے ہوا کہ ہم اپنے مؤقف پر قائم رہیں گے کیونکہ مضمون میں لکھی گئی بات کا ثبوت موجود تھا۔ بعد میں ہوٹل نے خود صفائی کے انتظامات بہتر کر لیے اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ ہمارے نزدیک یہ بھی ایک کامیابی ہے۔

ہم ہر مضمون کو شائع کرنے سے پہلے تین مراحل سے گزارتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ مضمون میں کسی شخص کا نام لے کر ذاتی حملہ تو نہیں کیا گیا۔ دوسرے مرحلے میں حقائق کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر مضمون نگار کسی سرکاری ادارے پر الزام لگاتا ہے تو ہم اس ادارے سے جواب طلب کرتے ہیں۔ تیسرے مرحلے میں مضمون کو ایڈیٹوریل بورڈ کے سامنے رکھا جاتا ہے، جہاں اس کی زبان، لہجہ اور ممکنہ اثر پر بحث ہوتی ہے۔ اس پورے عمل میں عموماً 10 سے 12 دن لگ جاتے ہیں